5538- عورت کن کن لوگوں سے پردہ نہیں کرے گی

سوال

مسلمان عورت کا کن لوگوں سے پردہ نہ کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

عورت اپنے محرم مردوں سے پردہ نہیں کرے گی ۔

اور عورت کا محرم وہ ہے جس سے اس کا نکاح قرابت داری کی وجہ سے ہیشہ کے لیے حرام ہو (مثلا باپ دادا اور اس سے بھی اوپر والے ، بیٹا پوتا اور ان کی نسل ،چچا ، ماموں ، بھائی ، بھتیجا ، بھانجا) یا پھر رضاعت کے سبب سے نکاح حرام ہو (مثلا رضاعی بھائی ، اور رضاعی باپ) یا پھر مصاہرت (شادی) کی وجہ سے نکاح حرام ہوجائے (مثلا والدہ کا خاوند ، سسر ، اگرچہ اس سے بھی اوپر والی نسل کے ہوں ، اور خاوند کا بیٹا اور اس کی نسل) ۔

ذیل میں ہم سائلہ کے سامنے یہ موضوع بالتفصیل پیش کرتے ہیں :

نسبی محرم :

نسبی طور پر عورت کے محرم کی تفصیل کا بیان سورۃ النور کی مندرجہ ذیل آیت میں بیان ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

{اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے ، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں ، اور اپنی زیب و آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں سے جو شہوت والے نہ ہوں ، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں ۔۔۔ } النور (31) ۔

مفسرین حضرات کا کہنا ہے کہ نسب کی بنا پر عورت کے لیے جو محرم اشخاص ہیں اس کی صراحت اس آیت میں بیان ہوئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں :

اول : آباء و اجداد ۔

یعنی عورتوں کے والدین کے آباء اور اوپر کی نسل مثلا والد ، دادا ، نانا اور اس کا والد اور ان سے اوپر والی نسل ، اور سسر اس میں شامل نہیں کیونکہ وہ محرم مصاہرت میں شامل ہے نہ کہ نسبی میں ہم اسے آگے بیان کریں گے ۔

دوم : بیٹے :

یعنی عورتوں کے بیٹے جس میں بیٹے، پوتے، اوراسی طرح دھوتے یعنی بیٹی کے بیٹے اوران کی نسل، اورآیت کریمہ میں جو(خاوند کے بیٹوں) کا ذکر ہے وہ خاوند کی دوسری بیوی کے بیٹے ہیں جوکہ محرم مصاھرت میں شامل ہے، اوراسی طرح سسر بھی محرم مصاھرت میں شامل ہے نہ کہ محرم نسبی میں ہم اسے بھی آگے چل کربیان کریں گے۔

سوم : عورتوں کے بھائی۔

چاہے وہ سگے بھائی ہوں یا پھر والد کی طرف سے یا والدہ کی طرف سے ہوں۔

چہارم : بھانجے اور بھتیجے یعنی بھائی اوربہن کے بیٹے اوران کی نسلیں۔

پنجم : چچا اور ماموں :

یہ دونوں بھی نسبی محرم میں سے ہیں ان کا آیت میں ذکر نہیں اس لیے کہ انہیں والدین کا قائم مقام رکھا گیا ہے، اورلوگوں میں بھی والدین کی جگہ پر شمار ہوتے ہیں، اور بعض اوقات چچا کو بھی والد کہا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{کیا تم یعقوب (علیہ السلام) کی موت کے وقت موجود تھے؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کوکہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟

توسب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اورآپ کے آباء واجداد ابراہیم اوراسماعیل، اوراسحاق (علیہم السلام) کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے} البقرۃ(133)۔

اوراسماعیل علیہ السلام تو یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کے چچا تھے۔

دیکھیں تفسیر الرازی (206/23) تفسیر القرطبی (12/232–233) تفسیر الآلوسی (143/18) فتح البیان فی مقاصد القرآن تالیف نواب صدیق حسن خان (352/6)۔

رضاعت کی بنا پر محرم :

عورت کے لیے رضاعت کی وجہ سے بھی محرم بن جاتے ہیں، تفسیر الآلوسی میں ہے :

(جس طرح نسبی محرم کے سامنے عورت کے لیے پردہ نہ کرنا مباح ہے اسی طرح رضاعت کی وجہ سے محرم بننے والے شخص کے سامنے بھی اس کے لیے پردہ نہ کرنا مباح ہے، اسی اس طرح عورت کے لیے اس کے رضاعی بھائی اوروالد سے بھی پردہ نہ کرنا جائز ہے) دیکھیں تفسیر الآلوسی (143/18)۔

اس لیے کہ رضاعت کی وجہ سے محرم ہونا بھی نسبی محرم کی طرح ہی ہے جوکہ ابدی طور پرنکاح حرام کردیتا ہے۔

امام جصاص رحمہ اللہ تعالی نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے :

(جب اللہ تعالی نے آباء کے ساتھ ان محارم کا ذکر کیا جن سے ان کا نکاح ابدی طور پر حرام ہے، جوکہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ جوبھی اس طرح کی حرمت والا ہوگا اس کا حکم بھی یہی حکم ہے مثلا عورت کی ماں، اوررضاعی محرم وغیرہ) دیکھیں احکام القرآن للجصاص (317/3)۔

اورسنت نبویہ شریفہ میں بھی اس کی دلیل ملتی ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(رضاعت بھی وہی حرام کرتی ہے جو نسب کرتا ہے)

تو اس کا معنی یہ ہوا کہ جس طرح عورت کے نسبی محرم ہوں گے اسی طرح رضاعت کے سبب سے بھی محرم ہوں گے ۔

صحیح بخاری میں مندرجہ ذیل حدیث وارد ہے :

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

(ابو قعیس کے بھائی افلح نے پردہ نازل ہونے کے بعد آکر اندر آنے کی اجازت طلب کی جو کہ ان کا رضاعی چچا تھا تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا ، اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو میں نے جو کچھ کیا تھا انہیں بتایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اسے اپنے پاس آنے کی اجازت دے دوں) صحیح بخاری مع الفتح الباری لابن حجر (9/150) ۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس حدیث کو راویت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :

عروۃ رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے انہیں بتایا کہ ان کے رضاعی چچا جس کا نام افلح تھا نے میرے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے انہیں اجازت نہ دی ، اور پردہ کر لیا ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارہ میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اس سے پردہ نہ کرو ، اس لیے کہ رضاعت سے بھی وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب کی وجہ سے ثابت ہوتی ہے ۔

دیکھیں صحیح مسلم بشرح نووی (22/10) ۔

عورت کے رضاعی محرم بھی اس کے نسبی محرم کی طرح ہی ہیں :

فقہاء کرام نے جو کچھ قرآن مجید اور سنت نبویہ سے ثابت ہے پر عمل کرتے ہوئے اس بات کی صراحت کی ہے کہ عورت کے رضاعی محرم بھی اس کے نسبی محرم کی طرح ہی ہیں ، لھذا اس کے لیے رضاعی محرم کے سامنے زینت کی چیزیں ظاہر کرنا جائز ہیں جس طرح کہ نسبی محرم کے سامنے کرنا جائز ہے ، اور ان کے لیے بھی عورت کے بدن کی وہ جگہیں دیکھنی حلال ہیں جو نسبی محرم کے لیے دیکھنی حلال ہیں ۔

مصاھرت کی وجہ سے محرم : (یعنی نکاح کی وجہ سے)

عورت کے لیے مصاھرت کے محرم وہ ہیں جن کا اس سے نکاح ابدی طور پر حرام ہو جاتا ہے ، مثلا ، والد کی بیوی ، بیٹے کی بیوی ، ساس یعنی بیوی کی والدہ ۔ دیکھیں : شرح المنتھی (7/3) ۔

تو اس طرح والد کی بیوی کے لیے محرم مصاھرت وہ بیٹا ہو گا جو اس کی دوسری بیوی سے ہو ، اور بہو یعنی بیٹے کی بیوی کے لیے اس کا باپ یعنی سسر ہو گا ، اور ساس یعنی بیوی کی ماں کے لیے خاوند یعنی داماد محرم ہو گا ۔

اللہ عزوجل نے سورۃ النور کی مندرجہ ذیل آیت میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

{اور اپنی زیب و آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں سے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں ۔۔۔} النور (31)۔

تو اس میں سسر اور خاوند کے بیٹے عورت کے لیے مصاہرت کی وجہ سے محرم ہیں، اور اللہ تعالی نے انہیں ان کے باپوں اور بیٹوں کے ساتھ ذکر کیا ہے اور انہیں حکم میں بھی برابر قرار دیا ہے کہ ان سے پردہ نہیں کیا جائے گا۔ دیکھیں المغنی لابن قدامہ المقدسی (6/555)۔

واللہ اعلم.